قُلۡ اٰمِنُوۡا بِہٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِہٖۤ اِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾

کہہ دیجئے! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ' جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔[1] (۱۰۷)

وَّ یَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ کَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿۱۰۸﴾

اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے' ہمارے رب کا وعدہ بلاشک و شبہ پورا ہو کر رہنے[2] والا ہی ہے۔(۱۰۸)

وَ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ یَبۡکُوۡنَ وَ یَزِیۡدُہُمۡ خُشُوۡعًا ﴿۱۰۹﴾

السجدۃ ۴

وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع اور خضوع بڑھا دیتا ہے۔[3] (۱۰۹)

قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَیًّامَّا تَدۡعُوۡا فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۚ وَ لَا تَجۡہَرۡ بِصَلَاتِکَ وَ لَا تُخَافِتۡ بِہَا وَ ابۡتَغِ بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ﴿۱۱۰﴾

کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر' جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔[4] نہ تو تو اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھ اور نہ بالکل پوشیدہ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ تلاش کر لے۔[5] (۱۱۰)

---

(۱) یعنی وہ علما جنہوں نے نزول قرآن سے قبل کتب سابقہ پڑھی ہیں اور وہ وحی کی حقیقت اور رسالت کی علامات سے واقف ہیں' وہ سجدہ ریز ہوتے ہیں' اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ انہیں آخری رسول ﷺ کی پہچان کی توفیق دی اور قرآن و رسالت پر ایمان لانے کی سعادت نصیب فرمائی۔

(۲) مطلب یہ ہے کہ یہ کفار مکہ جو ہر چیز سے ناواقف ہیں' اگر یہ ایمان نہیں لاتے' تو آپ پروا نہ کریں اس لیے کہ جو اہل علم ہیں اور وحی و رسالت کی حقیقت سے آشنا ہیں وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں بلکہ قرآن سن کر وہ بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہو گئے ہیں۔ اور اس کی پاکیزگی بیان کرتے اور رب کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں۔

(۳) ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑنے کا دوبارہ ذکر کیا' کیونکہ پہلا سجدہ اللہ کی تعظیم و تنزیہ کے لیے اور بطور شکر تھا اور قرآن سن کر جو خشیت و رقت ان پر طاری ہوئی اور اس کی تاثیر و اعجاز سے جس درجہ وہ متأثر ہوئے' اس نے دوبارہ انہیں سجدہ ریز کر دیا۔

(۴) جس طرح کہ پہلے گزر چکا ہے کہ مشرکین مکہ کے لیے اللہ کا صفتی نام "رحمٰن" یا "رحیم" نامانوس تھا اور بعض آثار میں آتا ہے کہ بعض مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یا رحمٰن و رحیم کے الفاظ سنے تو کہا کہ ہمیں تو یہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ کو پکارو اور خود دو معبودوں کو پکار رہا ہے۔۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی (ابن کثیر)

(۵) اس کی شان نزول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ مکے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھپ